© rasailojaraid.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

جاں نثارانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از : شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر

جنگِ اُحد میں ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بڑی بے دردی کے ساتھ شہید کئے گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے متعلق تحقیق کرو۔ کیا وہ زندہ ہے یا شہید ہو گیا ہے ؟ ایک انصاری رضی اللہ عنہ نے یہ کہتے ہوئے اس کا ذمہ اٹھایا کہ میں اس کی تحقیق کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کر دوں گا۔ چنانچہ وہ زخمیوں میں تلاش کرتے کرتے سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے پاس جا پہنچے، دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ زخموں سے نڈھال ہو گئے ہیں، پوچھا کیا حال ہے ؟ وہ فرمانے لگے بس آخرت کی تیاریوں میں، انصاری رضی اللہ عنہ بولے مجھے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے کہ تمہاری حالت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کر دوں، انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میرا سلام کہنا اور :

وابلغ قومک عنی السلام
وقل لهم ان سعد بن الربیع رضی اللہ عنہ
یقول لکم انه لا عذر لکم
عند اللہ ان خلص الی
نبیکم صلی اللہ علیہ
وسلم ومنکم عین
تطرف

میری طرف سے قوم کو سلام پہنچا دینا اور یہ کہنا کہ سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کہتا ہے کہ اگر تم میں ایک متنفس بھی زندہ رہا اور تمہاری موجودگی میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی گزند اور نقصان پہنچا تو عند اللہ تمہارا کوئی عذر مسموع نہ ہوگا

یہ پیغام دینے کے بعد ہی ان کی روح مبارک قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

داد دیجیے اس عشق و محبت کی کہ زخموں سے بدن چُور چُور ہے اور وہ موت و حیات کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کش مکش کے آخری لمحات میں مبتلا ہیں مگر اس حالت میں بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان عزیز کی کیسی اور کس قدر فکر ہے؟ اور حقیقت یہ ہے کہ جب دل میں عشق و محبت ہو تو ناممکن ہے کہ اس کا ظہور نہ ہو۔ کیا ہی خوب کہا گیا ہے کہ ؎

دل میں اگر حضور ہو سر تیرا خم ضرور ہو
جس کا نہ کچھ ظہور ہو عشق وہ عشق ہی نہیں

● حضرت عمرو بن الجموح الانصاریؓ نے جو پاؤں سے کافی حد تک لنگڑے تھے (اعرج شدید العرج) جب جنگِ اُحد میں شریک ہونے کا ارادہ کیا تو ان کے چار جوان سال بیٹوں نے انہیں منع کیا اور کہا ابا جان! آپ تو معذور اور لنگڑے ہیں، آپ پر جہاد فرض نہیں ہے لہذا آپ شریک نہ ہوں۔ لیکن انہوں نے باوجود اس شرعی اور طبعی عذر کے فریضۂ جہاد اور جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کو اپنے عذر پر ترجیح دی اور اپنے بیٹوں کی شکایت لے کر آپؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور یہ فرمایا کہ:-

ان بنی یریدون ان یحبسونی	میرے بیٹے مجھے فریضۂ جہاد اور آپؐ
عن ھذا الوجہ والخروج	کے ساتھ نکلنے سے منع کرتے ہیں
معك فیہ فواللہ انی لارجوان	حضرت بخدا میری تو یہ آرزو ہے کہ
اطأ بعرجتی ھذہ فی الجنۃ	میں اس لنگڑے پاؤں سے چل کر
(ابن ہشام ج ۲ ص ۹۰)	جنت میں پہنچ جاؤں۔

آپؐ نے فرمایا کہ تم تو معذور ہو۔ لیکن جب آپؐ نے ان کا شدید اصرار دیکھا تو ان کے بیٹوں سے فرمایا کہ اس کو منع نہ کرو۔ چنانچہ وہ شریکِ جہاد ہو کر راہ خداوند تعالیٰ میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ؎

فنا فی اللہ کی تہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

● قبیلہ بنی دینار کی ایک حنیفہ کو جب یہ خبر پہنچی کہ غزوۂ اُحد میں تیرا باپ بھائی اور خاوند تینوں شہید ہو چکے ہیں وہ اس درد فرسا خبر کو سنتی ہے مگر جوشِ عقیدت اور فرطِ محبت سے ہر بار یہ پوچھتی ہے کہ بتاؤ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں؟ بتانے والوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم با خیریت ہیں مگر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس نے والہانہ الفت سے سرشار ہو کر یہ کہا۔

اَرونیه حتی انظر الیه	مجھے بتاؤ کہ میں اپنی آنکھوں سے
فاشیر لها الیه حتی اذا	آپ کو دیکھ لوں جب اشارہ کر کے
رأته قالت کل مصیبة	آپؐ کی ذاتِ گرامی اسے دکھا دی گئی
بعدك جلل۔	اور اُس نے آنکھوں سے آپؐ کو دیکھ
(طبری صفحہ ۱۴۲۵ و ابن ہشام ۲ صفحہ ۹۹)	لیا تو کہنے لگی آپؐ کے ہوتے ہوئے
	سب مصیبتیں ہیچ ہیں۔

علامہ شبلیؒ نے اپنے الفاظ میں یہ واقعہ نقل کیا ہے اور پھر بے ساختہ یہ شعر لکھا ہے کہ

میں بھی اور باپ بھی شوہر بھی برادر بھی فدا
اے شہِ دیں ترے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم

کاش کہ حضرت یسوع مسیح کے شاگرد اور حواری بزعمِ خود آسمانی باپ کے پیارے اور منجی بیٹے کے ساتھ آڑے وقت اس عفیفہ الصابرہ کی اس رافت و محبت کے عشر عشیر کا ہی اظہار کر دیتے تو بھی ایک بات ہوتی مگر جو اثر عشقِ احمد محبتِ سردارِ عالم اور فرمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا ہو سکتا ہے وہ اور کہاں سے دستیاب اور نصیب ہو سکتا ہے ؎

بچھائے چشم و دل ارض و سمانے
جہاں پہنچا ہے فرمانِ محمدؐ

● حضرت طلحہ بن براءؓ کی جب وفات ہونے لگی تو انہوں نے یہ وصیت کی کہ اگر رات کے وقت میں مر جاؤں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز خبر نہ کرنا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میری وجہ سے آپ پر کوئی حادثہ گزر جائے کیونکہ یہود کی طرف سے سخت خطرہ ہے۔ (اصابہ فی تذکرۃ الصحابہؓ عن ابوداؤد و سیرت النبی ج ۱ صفحہ ۳۷۰)

● جنگِ اُحد میں جب کافروں نے ہر طرف سے یلغار کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا تو حضرت مصعب بن عمیرؓ (جو بالآخر اسی غزوہ میں شہید ہو گئے اور ان کو بقدر ضرورت کفن بھی میسر نہ آ سکا۔ صرف ایک چھوٹی سی چادر تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اُن کے سر پر ڈالی گئی اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال کر کفن پورا کیا گیا۔ بخاری ج ۱ صفحہ ۱۷۰) اور امِّ عمارہ (نسیبہ بنت کعبؓ) نے سینہ سپر ہو کر پوری مدافعت کی اور جب عبداللہ بن قمیہ

© rasailojaraid.com